روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۹ | سوموار - ۲۲ رجب - ۱۴۱۵ھ ‘ ۲۶ فتح ۷۳ ۱۳ ھش ۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء

حقیقی راحت اور سچی خوشحالی کا مدار تقویٰ پر ہے

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پاسکتا ہے۔ جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے۔ تب جاکر فائدہ پاوے گا۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۲۳۳)

تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنے سے اعمال شرف قبولیت پاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

قرآن کریم میں جس قدر تقویٰ اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے‘ تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے‘ تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو‘ نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں (-) بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جارہی ہے۔ جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پاسکتا۔ ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی منازل طے کرسکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جارہا ہے (کامل کتاب) اور (اس میں کوئی شک نہیں) اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ایک ایسی (کتاب) جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جارہی ہے۔ لیکن (یہ نہ بھولنا کہ یہ (کتاب) صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو‘ اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو‘ اگر کسی شخص کی زبان نہایت ہی میٹھی ہو‘ اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیرخواہی کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوسکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کرکے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پاسکتے کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی

باقی صفحہ ۷ پر

ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے

رضاکار معلمین کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے زیر اہتمام ۱۵۔ جنوری ۹۵ء سے رضاکار معلمین کی سہ ماہی تربیتی کلاس منعقد ہورہی ہے۔

جماعتیں جہاں تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ یہ جماعتیں اپنے ایسے نمائندے ضرور بھجوائیں جو مرکز میں آکر تین ماہ کی تربیت حاصل کرکے اپنی اپنی جماعتوں میں جاکر تعلیم و تربیت کا کام کرسکیں۔

براہ کرم ایسی درخواستیں مع درج ذیل کوائف مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۱۰۔ جنوری ۹۵ء تک ارسال فرمادیں۔
نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تاریخ بیعت۔ عمر۔ تعلیم۔ صحت

کلاس میں شامل ہونے والوں کے لئے ہدایات۔
۱۔ قرآن مجید لکھنے پڑھنے کا سامان اور بستر ساتھ لاویں۔
۲۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔
نوٹ:۔ شامل ہونے والوں کو کم از کم ناظرہ قرآن مجید اور لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو۔ اور صحت اچھی ہو۔

ناظم ارشاد

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالمجید صاحب نلکا ساز عقب ہسپتال ربوہ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۹۴ء کو افریقہ سے ربوہ آتے ہوئے نیروبی ائیرپورٹ پر دل کا شدید دورہ پڑا ان کو ائیرپورٹ کے عملے نے قریبی ہسپتال میں داخل کروایا لیکن جانبر نہ ہوسکے موصوف کا جنازہ نیروبی سے ربوہ ہفتہ ۱۰ دسمبر کو پہنچا اور اتوار کو ۱۱ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ان کا جنازہ بعد فجر الیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پڑھایا اور قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۶-فتح - ۱۳۷۳ ھش ۲۶- دسمبر ۱۹۹۴ء

عاجزی اور انکسار

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"عاجزی اختیار کرنی چاہئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے۔ اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے

تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو۔ اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے عاجزی اختیار کرنے اور تکبر کو یکسر چھوڑ دینے کے متعلق تلقین فرمائی ہے۔ جہاں تک عاجزی کا تعلق ہے۔ اگر انسان اپنی کمزوری اور اپنی ناکامیوں کی طرف نظر رکھے اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی بڑائی کا اسے ادراک ہو تو وہ یقیناً عاجزی ہی اختیار کرے گا۔ آخر انسان کی طاقت اسے کہاں تک لے جاسکتی ہے۔ وہ قدم قدم پر گرتا ہے اور سنبھلتا ہے۔ کامیاب بھی ہوتا ہے لیکن ناکامیوں کا بھی اسے منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور جو شخص اس بات کا احساس رکھتا ہو کہ اس کی ناکامیاں ایک ایسا امر ہیں جس پر اسے پورا اختیار نہیں تو یقیناً وہ خدا تعالیٰ کی بڑائی کی طرف نظر اٹھائے گا اور اپنے آپ کو ایک حقیر اور کمزور انسان جانے گا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے اس کی عاجزی شروع ہوتی ہے۔

جہاں تک تکبر کا معاملہ ہے انسان اپنی فطرت سے ہٹ کر بناوٹ اختیار کرتا ہوا تکبر کا اظہار کرتا ہے آخر اس میں بڑائی ہے ہی کون سی۔ اگر اس نے کوئی کام کرلیا ہے تو وہ یہ بھی تو دیکھے کہ اس معاشرے میں اکیلا انسان تو کچھ بھی نہیں۔ اس کی ہر ضرورت جسے وہ سمجھتا ہے کہ اس نے پوری کرلی ہے دراصل بہت سے لوگوں کی مرہون منت ہے۔ اس کے قدم قدم پر جن چیزوں کی اسے ضرورت ہے ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں کہ وہ تن تنہا بنا سکے یا حاصل کرسکے۔ اس کے ہر کام میں ایک خاصی بڑی تعداد کے لوگوں کی مدد شامل ہوتی ہے وہ اپنے کھانے پینے کو دیکھے۔ اپنی پہننے کی چیزوں کو دیکھے۔ اپنی رہائش کی طرف نظر کرے۔ تو اسے پتہ چلے گا کہ وہ تو ایک لقمہ بھی اپنے منہ میں نہیں ڈال سکتا جب تک کوئی شخص اناج اگائے گا نہیں اور اناج کو اگا کر منڈی میں نہیں لائے گا۔ اور منڈی سے دکانوں میں نہیں لائے گا۔ اور دکانوں سے یہ خریدے گا نہیں۔ اور پھر بھی وہ اس اناج کو اسی طرح منہ میں نہیں ڈال سکتا۔ اس کو حلق میں اتارنے کے لئے اور بہت سی باتیں کرنی پڑتی ہیں اور یہ ساری باتیں کئی لوگ مل کر سرانجام دیتے ہیں۔ اس کیفیت میں وہ اپنے آپ کو بڑا کس طرح سمجھ سکتا ہے اسے تکبر کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ پس جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے۔ تکبر ایک بناوٹی چیز ہے یہ فطرت کے خلاف ہے۔ فطرت نہیں چاہتی کہ انسان تکبر کرے۔

کاروبارِ زندگی میں تلخیاں کیوں آ گئیں
جسم و جاں پر خون کے دھبے نظر آنے لگے
آپ کیوں مل بیٹھ کر کرتے نہیں گفت و شنید
کچھ اِدھر جانے لگے اور کچھ اُدھر جانے لگے

ابوالاقبال

○

تمہیدِ تمنّا کچھ بھی سہی تکمیلِ تمنّا ہونے دو
جو عشق پہ ہنستا رہتا تھا اب عشق کو اس پر رونے دو

رنگوں سے بھرا خوشبو سے اٹا پھولوں کا تو دامن تنگ نہیں
نظروں میں نہ ہو گنجائش تو آنکھوں کو اشک پرونے دو

بیدار نظر کی وسعت میں بے کیف خلا سا رہتا ہے
خوابوں کے محلکے ہی میرا ورثہ ہیں تو مجھکو سونے دو

اِک کشتِ محبّت ہی تو ہے سرمایۂ دل سرمایۂ جاں
ہاتھوں میں تعلقِ خاطر کے جو بیج ہیں اس میں بونے دو

منزل تو ملی ہے کس کو مگر ہر ایک زیاں ہے سود یہاں
اس راہ میں جو کچھ کھو سکتا ہوں جی بھر کے وہ کھونے دو

مزدور کی کیا اوقات مگر مزدوروں میں بھی فرق تو ہے
اِس فرق سے تم واقف ہو نسیم اَب فرق نمایاں ہونے دو

نسیم سیفی

ایم ٹی اے کے پروگرام

سوموار ۲۶- دسمبر ۱۹۹۴ء

2-45	تلاوت
3-00	خصوصی نشریات برائے جلسہ سالانہ قادیان
5-00	اختتام

منگل ۲۷- دسمبر ۱۹۹۴ء

6-15	تلاوت
6-30	ملاقات - ہومیو پیتھی کلاس
7-30	نظم
7-40	سیرۃ النبیؐ - از مکرم نصیر احمد صاحب قمر
7-55	نظم
8-10	دینی اخلاق - گفتگو از مکرم لئیق احمد صاحب طاہر
8-35	نظم
8-50	کل کے پروگرام

بدھ ۲۸- دسمبر ۱۹۹۴ء

2-15	تلاوت
2-30	خصوصی نشریات برائے جلسہ سالانہ قادیان
5-00	اختتام

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

رمضان المبارک اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے اور آج رات سے وہ عشرہ شروع ہو گا جس عشرے میں ایسی مبارک گھڑیاں بھی آتی ہیں جب خدا تعالیٰ کے فضل سے قبولیت خود آسمان سے نیچے اترتی ہے اور دعاؤں کو دلوں سے اٹھاتی ہے اور ایک ایسی رات بھی آنے والی ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے' جس کے متعلق فرمایا کہ وہ ساری عمر کی تمام راتوں سے بہتر رات ہے۔ اگر اس کی برکتیں نصیب ہو جائیں تو انسان کی زندگی بن جائے۔ پس یہ وہ دن ہیں جو خاص دعاؤں کے دن ہیں۔ خاص محنت کے دن ہیں۔ یہ وہ راتیں ہیں جن راتوں کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اس طرح زندہ کر دیا کرتے تھے' اس طرح روشن کر دیا کرتے تھے کہ دلوں کی روشنی سے ان کی روشنی بڑھ جاتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتاتی ہیں کہ آنحضور ﷺ جو ہمیشہ عبادت پر مستعد رہتے تھے ان راتوں میں یوں لگتا تھا کہ کمر کس لی ہے اور ایسے مستعد ہو گئے گویا آرام کو بھول گئے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو سہولت کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ اتنی محنت نہ کر' اسے کچھ کم کر دے۔

پس یہ وہ عشرہ ہے جو بہت سی برکتیں لے کر آنے والا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے زیادہ سے زیادہ بندوں کو اس عشرے کی برکتوں سے نوازے اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی نظر میں ان برکتوں کے مستحق ٹھہریں۔

بہت سے کمزور ہیں جو اس عشرے میں جاگ اٹھتے ہیں جو سارا سال غفلت میں سوئے پڑے رہتے ہیں ان کے لئے بھی ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ان کی آنکھ ایسی روشنی میں کھلے کہ پھر انہیں ہمیشہ کے لئے روشنی سے محبت ہو جائے اور سوائے مجبوری کے پھر وہ آنکھیں بند کرنے والے نہ ہوں۔ ایسے بھی لوگ ہیں جو اس عشرے سے ڈرتے ہیں اور خوف کھاتے ہیں کہ شاید ہم اس کا حق نہ ادا کر سکے ہوں۔ ایسے بھی ہیں جو روزے نہیں رکھ سکتے اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اور وہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی سب خلقت اس کی رحمتیں لوٹ رہی ہے اور ہم محروم ہوئے بیٹھے ہیں۔ اگرچہ قرآن کریم میں ان کے لئے یہ خوش خبری ہے کہ تم پر کوئی حرج نہیں۔ تمہارا کوئی جرم نہیں اور خدا تعالیٰ تم سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا مگر دلوں کا کیا علاج کہ وہ اپنے آپ کو محروم سمجھتے اور اس محرومی میں جلتے ہیں' ان کے لئے بھی ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سکینت کے سامان فرمائے اور ان کی محرومیوں کو عنایات میں تبدیل فرما دے اور ان کی دعاؤں کو جس حال میں بھی وہ ہیں اس حال میں سنے۔ ایسے بھی ہوں گے جو اٹھ نہیں سکتے' جو کھڑے ہو کر عبادت ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے بھی ہیں اور ہوں گے جو بیٹھ بھی نہیں سکتے اور مجبوراً بستروں پر پڑے رہتے ہیں۔ ایسے بھی ہوں گے جو کروٹ تک نہیں بدل سکتے۔ ایسے بھی ہوں گے جو لب تک نہیں ہلا سکتے۔ پس ان سب مجبوروں کو بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مجبوریوں اور بے بسیوں پر رحمت کی نظر فرمائے اور ان کے دلوں سے وہ دعائیں اٹھائے جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ بسا اوقات اس عشرے میں خدا کی قبولیت آسمان سے زمین پر اترتی ہے اور دلوں سے دعاؤں کو اٹھا کر عرش تک پہنچا دیتی ہے۔

اس خاص عشرے کے دوران یہ حسن اتفاق ہے یا اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ وہ مضمون بھی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے جو میں گذشتہ کچھ عرصے سے سورۃ فاتحہ سے متعلق بیان کر رہا ہوں۔ اور ان دونوں باتوں کا انطباق ہو چکا ہے۔ پس آج کے مضمون میں میں اس حصے کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کروں گا۔ پہلے بھی میں مختصراً ذکر کر چکا ہوں لیکن اب زیادہ تفصیل سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم (ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام نازل فرمایا) کہتے ہیں تو ہم کیا دعا مانگتے ہیں اور ہمیں کیا دعا مانگنی چاہئے۔ یہ ہے تو ایک دعا لیکن ایک ایسے برتن کی طرح جسے ہم نے اپنے جذبات اور اپنی امنگوں سے بھرنا ہے اور اپنے خیالات اس میں ڈال کر ان خیالات کو دعاؤں میں تبدیل کرنا ہے۔

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) تو اس دعا کے دو رخ ہیں۔ ایک پہلے کی طرف اور ایک بعد کی طرف۔ پہلے رخ کے لحاظ سے ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے وہ خدا جس کا حسن سورۃ فاتحہ نے ہم پر ظاہر فرمایا ہے۔ جس نے ہم کو چکا چوند کر دیا ہے' ہماری نظروں کو چکا چوند کر دیا ہے اور ہمارے دل میں عشق کا شعلہ بھڑکا دیا ہے' ہم تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں اور صرف تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں لیکن تیری مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس (-) ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں کہ عبادت کا حق ادا کریں اور عبادت کے سب فیض پانے کے لئے بھی تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ رخ تو پہلے کی طرف ہے۔

یہ سورۃ فاتحہ کا اعجاز ہے کہ اس نے اس دعا کو ایسے مرکز میں رکھا کہ دونوں طرف برابر چسپاں ہوتی ہے۔ آئندہ کے لئے اس دعا کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ اے خدا! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور اس معاملے میں تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں کہ (-) ہمیں سیدھے راستے پر چلا کیونکہ اس راستے پر چلنا تیری مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اس پہلو سے جب ہم اس مضمون کا مزید مطالعہ کریں گے تو یہ حقیقت ہم پر اور زیادہ واضح ہو جائے گی کہ اس دعا کی مدد کے بغیر صراط مستقیم پر چلنا ہرگز انسان کے بس کی بات نہیں۔ پس ہم کیا دعا کرتے ہیں۔ اس پہلو سے میں آپ کچھ مزید باتیں قرآن کریم کے مطالعہ کی روشنی میں سمجھانا چاہتا ہوں۔ یہ کہنا تو بہت آسان ہے کہ (ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) نعمتیں مانگی جا رہی ہیں اور اس میں کون سی مشکل بات ہے لیکن جو مشکل بات ہے وہ یہ ہے کہ نعمتیں نہیں مانگی جا رہیں بلکہ نعمتیں حاصل کرنے والوں کا راستہ مانگا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ غلط فہمی دل سے نکال دیں کہ گویا یہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہماری جھولی میں ساری نعمتیں ڈال دے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی دعا کرے کہ اے خدا! میں تو ہاتھ پر ہاتھ دھرکے بیٹھا ہوں گا تو میری جھولی میں ہر قسم کے پھل ڈال دے۔ یہ تو بہت آسان دعا ہے مگر جو دعا سکھائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! میں پھل چاہتا ہوں لیکن اس طرح جس طرح تیرے محنت کرنے والے بندوں نے پھل حاصل کئے۔ اس طرح پھل چاہتا ہوں جس طرح باغبان نے لمبے عرصے تک محنتیں کیں۔ گٹھلیاں زمین میں گاڑیں' ان کے ارد گرد زمین کی تلائی کی' اسے نرم کیا اور ہر قسم کی ضرورت پوری کی جب راتوں کو اٹھنا پڑا تو راتوں کو اٹھا۔ جب چلچلاتی دھوپ میں ان کی حفاظت کے لئے جانا پڑا تو چلچلاتی دھوپ میں ان کی حفاظت کے لئے گیا۔ جب پانی کی ضرورت پڑی تو پانی سے ان کو سیراب کیا۔ غرضیکہ لمبا عرصہ محنت کرتا چلا گیا۔ ہر قسم کے جانوروں سے حفاظت کی۔ ہر قسم کے چوروں اچکوں سے ان کی حفاظت کی۔ اپنے بچوں کی طرح انہیں پالا پوسا یہاں تک کہ وہ درخت تیری رحمت کے سائے تلے بڑے ہوئے اور پھر اس تمام عرصہ میں وہ تجھ سے دعائیں کرتا رہا کہ اے خدا! اس درخت کو آسمانی آفات سے بھی بچا۔ محنت تو میں نے کی لیکن پھل لانا تیرا کام ہے' تو اب ان درختوں کو ثمردار فرما دے۔ پھر اس کی دعائیں مقبول ہوئیں اور پھر کثرت سے ان درختوں کو پھل لگے۔ اے خدا! مجھے ان زمینداروں کا رستہ دکھا اور ان زمینداروں کے رستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اب اس دعا کو آپ سارے زمینداروں کے مضمون پر پھیلا کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ بہت ہی مشقتوں کی دعا مانگ رہے ہیں۔ آپ یہ سوچ کر حیران ہوں گے کہ آپ نرم سے منہ کیا مانگ بیٹھے ہیں۔ اس صورت حال پر تو فارسی کا ہی شعر صادق آتا ہے کہ۔

اَلا یا ایُّہا السّاقی اَدِرْ کاساً وّ ناوِلْہا
کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکل ہا

کہ اے ساقی! پیالے کو چکر میں لا۔ پیالے کا دور چلا اور مے گساروں کے ہاتھوں تک پہنچا دے۔ کیوں اس کی ضرورت پیش آئی؟ اس لئے کہ ہم شروع شروع میں یہ سمجھتے تھے کہ عشق آسان ہے۔ ہم عشق کو عیش سمجھتے تھے۔ ہم سمجھتے تھے کہ عشق لڑائیں گے اور مزے اڑائیں گے۔ ولے افتاد مشکل ہا اب عشق آن پڑا ہے تو مصیبت آ پڑی ہے۔ اب سمجھ آئی ہے کہ عشق ہوتا کیا ہے اور اس کے لوازمات کیا ہیں۔ پس یہ دعا مانگنا تو آسان ہے کہ (ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) لیکن جب ان رستوں پر چلنے کی کوشش کریں گے اور اس دعا کے مفہوم کو پوری طرح سمجھیں گے تب سمجھ آئے گی کہ خدا سے کیا مانگ بیٹھے ہیں لیکن دنیا کے معشوقوں کی طرح کا یہ معشوق نہیں۔ یہ حقیقی معشوق مجازی معشوقوں سے بالکل مختلف ہے۔ وہ تو اپنے عشاق کی مدد نہیں کرتے لیکن یہ معشوق ہر آن اپنے عشاق کی مدد کے لئے مستعد کھڑا رہتا ہے۔ وہ ان کے دل کی پکار پر کان دھرتا ہے اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ کب میرا عاشق مجھے مدد کے لئے پکارے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھوں۔ جب وہ سوال کرتا ہے تو اس کو جواب دیتا ہے کہ انّی قریب اے میرے بے قرار بے چین بندے' اے میرے متلاشی! میں تو تیرے پاس ہی ہوں۔ یہ ایسا معشوق ہے جو ماں سے بہت بڑھ کر اپنے طلب گار سے حسن و احسان کا سلوک کرتا ہے۔ پس جہاں یہ راہ مشکل ہے وہاں آسان بھی ہو جاتی ہے اگر دعاؤں کی مدد سے اس کو آسان کیا جائے اور خدا سے وہ تعلق باندھا جائے جو محبت اور پیار اور عشق کا تعلق ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۱۵۳ تا ۱۵۷)

مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب جنہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے "کامیاب جرنیل" "ہمارا شکاری" اور "علی" کے القابات سے نوازا۔ حضرت بابو فقیر علی صاحب (اسٹیشن ماسٹر) کے ہاں ۱۰۔ فروری ۱۹۰۵ء بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم محمڈن اینگلو اورینٹل ہائی سکول امرتسر میں حاصل کی ۱۹۲۱ء میں قادیان آئے اور میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور احمدیہ ہوسٹل میں رہائش اختیار کی۔ آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق آپ کے جاننے والوں کا بیان ہے کہ "آپ بچپن ہی سے سادگی۔ انکساری۔ خدمت خلق اور ایثار کے نیک جذبات رکھتے تھے۔ اور حاجتمند۔ غریب اور بیمار کی خدمت اور ان سے محبت کے مواقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ چنانچہ کالج کی زندگی میں بھی آپ کی طرز بودوباش نہایت سادہ تھی آپ کالج سے واپس آکر ہوسٹل میں نار کی ٹوپی۔ دھوتی اور کھڑاواں استعمال کرتے۔ آپ کے نیک نمونہ۔ نمازوں کی پابندی۔ شب بیداری اور خدمت کے جذبہ کی وجہ سے ہوسٹل کی امامت آپ کے سپرد ہو گئی اور درس بھی بالعموم آپ ہی دیتے تھے بہت کفایت شعاری سے گزر کرتے اور اپنے والد محترم پر بہت کم بوجھ ڈالتے۔ مکرم غلام فرید صاحب کی ایم اے میں کامیابی پر الوداعی دعوت میں مولوی صاحب نے دو روپے چندہ دیا جو اس زمانہ کے لحاظ سے ایک بڑی رقم تھی اور اپنی غذا کو کم کر کے اس چندہ کو پورا کیا۔ ایک غریب طالب علم کی مدد آپ ہر ماہ کچھ نہ کچھ کرتے تھے۔ جب بی اے کے داخلہ کے لئے والد صاحب سے آپ کو ۵۰ روپے پہنچے تو آپ نے اس طالب علم کا داخلہ دے دیا جو زیادہ ہوشیار تھا اور اس کی کامیابی یقینی تھی اور وہ داخلہ نہ دے سکا تھا اور والد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ ۵۰ روپے کی رقم آپ مزید قرض لے کر بھجوائیں میں یہ رقم بعد امتحان آپ کے پاس پہنچنے سے پہلے واپس کر دوں گا۔ چنانچہ آپ نے یہ رقم بعد امتحان ہوشیاپور کے ایک مدرسہ میں مدرسی اختیار کر کے پہلی تنخواہ میں سے واپس بھجوائی۔ وہ طالب علم کامیاب ہوا اور مولوی صاحب کی وفات کے وقت ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز تھا۔

احمدیہ ہوسٹل کے روحانی ماحول اور حضرت مولوی صاحب کے ذوق عبادت کے متعلق ان کے ایک پرانے ساتھی کا یہ بیان ہے کہ ایک روز مولوی صاحب میرے پاس آکر زار و قطار رو پڑے۔ میں سمجھا کہ گھر سے کوئی اندوہناک خبر آئی ہوگی اور انہیں تسلی دینے لگا۔ جب آپ ذرہ ضبط کر سکے تو کہنے لگے کہ بھائی جی کل سے مجھے نماز میں لذت نہیں آ رہی۔

حضرت مولوی صاحب نے ۱۹۲۸ء میں زندگی وقف کی۔ ۲۷ فروری ۱۹۲۹ء کو پہلی بار مغربی افریقہ تشریف لے گئے ۱۵۔ مئی ۱۹۳۳ء کو واپس تشریف لائے۔ دوسری بار یکم فروری ۱۹۳۶ء کو قادیان سے روانگی ہوئی اور نو سال کے بعد ۱۲ فروری ۱۹۴۵ء کو شاندار کامیابیوں کے ساتھ واپس تشریف لائے۔ تیسری بار خدمت دین کے لئے مغربی افریقہ جانے کی سعادت ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو حاصل ہوئی اس مرتبہ آپ کی اہلیہ محترمہ اور گیارہ سالہ بیٹا بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ۱۹۵۱ء میں آپ واپس تشریف لائے۔ صحت کی کمزوری اور بیماری کے باوجود شدید خواہش کی وجہ سے ۱۱۔ اپریل ۱۹۵۴ء کو آپ چوتھی بار مغربی افریقہ تشریف لے گئے قریباً ایک سال غیر معمولی محنت و عزم سے کام کرتے ہوئے اپنی دلی خواہش کے مطابق ۱۸ مئی ۱۹۵۵ء کو میدان عمل میں ہی وفات پائی اور سیرالیون میں ہی آخری آرام گاہ میسر آئی۔

مرکز پر کم سے کم بوجھ ڈالنے اور کفایت شعاری کے متعلق محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا مندرجہ ذیل بیان بہت دلچسپ اور حقیقت افروز ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

مولوی صاحب ہمیشہ کوشاں رہتے کہ کم خرچ سے جماعتی امور کے بہتر سے بہتر نتائج برآمد ہوں تاکہ مرکز پر زیادہ بار نہ پڑے۔ ان کے اس خیال کی تقویت کا باعث یہ امر بھی ہوا کہ جنگ عظیم دوم کے دوران مرکز قادیان سے بیرونی ممالک کو روپیہ بھجوانے میں بڑی مشکلات تھیں۔ مولوی صاحب کو ۱۹۳۷ء میں غانا سے سیرالیون تبدیل ہونے پر قادیان سے دس پونڈ یعنی ایک صد تینتیس روپے (۱۳۳) کے قریب (اس زمانہ کی شرح کے مطابق کل) ماہوار خرچ ملتا تھا۔ جو کہ سیرالیون میں ایک کلرک درجہ سوم کی تنخواہ تھی۔ تاہم میری سیرالیون میں آمد سے صرف دو ماہ پہلے آپ نے مرکز کی مالی مشکلات کی وجہ سے (حضرت صاحب) کی خدمت میں تحریر کر دیا تھا کہ آپ صرف پانچ پونڈ بھجوایا کریں۔ جب میں وہاں آیا اور اپنے ذاتی الاؤنس کا مطالبہ کیا تو آپ نے مجھے نہایت ملائمت سے سمجھایا کہ جنگ کے ان نازک ایام میں مرکز کو مربیان کی مالی قربانی کی اشد ضرورت ہے۔ آپ کی آمد سے قبل میں جو پیشکش کر چکا ہوں مجھے یہ گوارہ نہیں کہ اسے واپس لے کر آپ کی وجہ سے الاؤنس کی زیادتی کا مطالبہ کروں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس پانچ پونڈ میں ہی گزارہ کرلیں اور اللہ تعالیٰ اس کے عوض اپنی بے شمار نعماء اور برکات سے نوازے گا۔ اور (حضرت صاحب) کے دل سے ہمارے لئے محبت بھری دعائیں نکلیں گی.... میں نے اس نصیحت کو "سمعاً وطاعۃً" کہہ کر قبول کر لیا۔ آپ نے فرطِ انبساط سے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہہ کر مجھے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پھر ہم نے دعا کی ..... اور باوجود ایام جنگ کی ہوش ربا گرانی کے .... ہم دونوں نے اڑھائی اڑھائی پونڈ۔ ماہوار میں گزارہ کیا۔ جو صرف اس طرح ممکن تھا کہ ہم مقامی افریقن کھانے پر اکتفا کرتے اور ہم نے ایسا ہی کیا۔"

حضرت مولوی صاحب نے دشوار گزار رستوں پر باوجود کمزوری صحت کے پیدل چل چل کر اپنا فرض ادا کیا۔ آپ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس وقت میں سیرالیون کے اندرونی حصہ میں ریاست گوراما کے صدر مقام ٹونگے میں تین ہفتہ سے اس کے پیراماؤنٹ چیف۔ کے ہاں بطور مہمان مقیم ہوں۔ باؤ ماہوں جماعت کے چند مخلصین کے ساتھ چار مزدوروں سے سامان اٹھوا کر (یہ سامان مذہبی کتب کے صندوق تھے۔ ناقل) پیدل بیس میل طے کر کے ستمبر ۱۹۳۹ء میں یہاں پہنچا تھا۔ یہ مقام قریب ترین ڈاکخانہ سے ۵۰ میل اور قریب ترین موٹر کی سڑک سے ۲۵ میل دور ہے"۔

اللہ تعالیٰ۔ جو سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ نے آپ کے اخلاص و محنت کو خوب نوازا اور ہر جگہ قبولیت کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اپنی ایک رپورٹ میں خدمت کے میدان میں پیش آنے والے اپنے ایک تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مغرب کے وقت ہم کشتی سے اتر کر چیف کے ہاں گئے۔ ہم انہیں کشتی سے اترتے وقت دیکھ چکے تھے لیکن نوکروں نے باہر سے ہی جواب دے دیا کہ وہ اپنی اراضی پر گئے ہوئے ہیں۔ کرایہ پر کمرہ حاصل کرنے کی کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی اور لوگوں کی بے رخی اور ٹھکانہ وغیرہ نہ ملنے نے ہمیں بہت حیران کیا.... ہمارے ساتھ جو دو افریقن لڑکے تھے ان کو افریقن ہونے کی وجہ سے کہیں جگہ مل گئی اور ہمارا ضروری سامان بھی انہوں نے ساتھ رکھ لیا..... ہم بڑے بازار میں پھر رہے تھے تو ایک شامی مسلم نوجوان نے ہمارے ساتھ ہندوستان کے سیاسی حالات پر گفتگو شروع کر دی اور ہماری معلومات سے متاثر ہو کر ہمیں اپنے مکان پر لے گیا جہاں اس کے دو دوست بھی آگئے۔ قریباً دس بجے رات تک احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہوں نے باصرار کھانا پیش کیا۔ رخصت ہوتے وقت ہم نے اشارۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا کہ سب باشی کے لئے ہمیں جگہ نہیں مل سکی۔ ہم شہر کے باہر آکر ایک میدان میں بیٹھ گئے اور پھر قصبہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دریا کے کنارے ٹہلنے لگے۔

حضرت مولوی صاحب کی ساری زندگی بالخصوص مغربی افریقہ میں میدان عمل میں غیر معمولی اخلاص محنت۔ لگن اور استقلال کی قابل رشک مثال تھی۔ کام کے دوران کوئی مشکل یا کمزوری و بیماری آپ کے رستہ میں حائل نہ ہو سکتی تھی۔ سیرالیون جسے عام طور پر 'سفید آدمی کا قبرستان' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ شدید گرم مرطوب آب وہوا کی وجہ سے طرح طرح کی مہلک بیماریوں کا علاقہ تھا۔ ذرائع آمدورفت کی کمی۔ سڑکوں کی خرابی۔ وہم پرست آبادی۔ مالی تنگی وغیرہ کی وجہ سے ابتدائی خدام کو قدم قدم پر ایک چیلنج درپیش ہوتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی کمزوری اور بیماری کے باوجود بعد میں آنے والے مربیان کے لئے ایک بہت ہی شاندار مثال قائم فرمائی۔ اپنی ایک رپورٹ میں آپ لکھتے ہیں۔ "کیونکہ مولوی محمد صدیق صاحب بوجہ بیماری سخت کمزور تھے اور درمیانی پہاڑی بہت بلند تھی۔ راستے میں نالے اور ندیاں بہت تھیں۔ اس لئے میں نے انہیں اپنی پیٹھ پر اٹھا کر گزارا۔"

حضرت مولوی صاحب اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں "....... اس وقت کھانسی۔ بلغم اور بخار کی شکایت ہے۔ میرے اکثر احباب میری مرض کا باعث مغربی افریقہ جیسے ممالک میں لمبا عرصہ قیام کرنا قرار دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تھوڑی بہت خدمت کی جو توفیق ملی۔ میں اسی وجہ سے زندہ ہوں۔ ورنہ شروع سے ہی میری صحت خراب رہی ہے۔ میں دل کی انتہائی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا اور احباب جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے ممنون ہوں۔ اب بھی کھانسی اور بلغم اس قدر زیادہ ہے کہ عملہ شفا خانہ حیران ہے پنسلین کے سترہ ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ حالت پہلے سے بہتر ہے مگر خطرہ سے خالی نہیں۔ دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے اور حقیقی خدمت دین کی توفیق دے۔ اور میرا خاتمہ بالخیر ہو۔

ایک سپاہی کے لئے میدان جنگ سے زخمی

باقی صفحہ ۶ پر

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

راحت کے حصول کا راز

دنیا میں کون سا انسان ہے جو یہ نہ چاہے کہ اس کی زندگی آرام اور خوشیوں سے بھرپور گذرے۔ کون چاہتا ہے کہ وہ مصیبت اٹھائے اور اس کے دن تکلیف سے گذریں۔ یہ انسان کی ایک طبعی خواہش ہے کہ وہ نہ صرف اپنی زندگی آرام دہ چاہتا ہے بلکہ اس کی یہ بھی شدید خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بال بچوں کی زندگیاں بھی خوشیوں سے مالامال رہیں۔ اور اس کے لئے وہ ہر ممکن کوشش بھی کرتا ہے۔ یہ آرزو بچہ میں بھی اسی شدت سے پائی جاتی ہے جتنی نوجوان میں اور بڑھاپے میں تو اس کی خواہش میں اور بھی شدت آجاتی ہے۔ دنیا میں کسی سے بھی پوچھ لیں کہ آیا وہ راحت کو پسند کرے گا یا تکلیف کو تو کوئی بھی فرد آپ کو ایسا نہیں ملے گا جو تکلیف کو راحت پر ترجیح دے۔

کیا یہ خواہش انسانی طبیعت کا خاصہ ہے؟ اگر یہ اس کی سرشت میں ہے تو کیا وہ تکلیف اٹھانے کی صلاحیت سے عاری ہے۔ نہیں۔ بے شک وہ عیش و عشرت کا خواہاں ضرور ہے مگر یہ نہیں کہ وہ تکلیف اٹھانے کی طاقت کا اہل نہیں۔ انسان کی طبیعت میں یہ خصوصیت رکھی گئی ہے کہ وہ تکلیف برداشت کرسکے اور اس پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرسکے۔ تبھی تو اس نے شریعت کا بوجھ اٹھانے پر آمادگی ظاہر کردی جب کہ باقی سب مخلوق نے اس بوجھ کو اٹھانے سے معذوری کا اظہار کیا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حقیقی راحت انسان کو تکلیف اٹھانے کے بعد ہی ملتی ہے یا بغیر تکلیف اٹھائے بھی راحت کا حصول ممکن ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے دنیا دیکھی ہے اور دنیا بھر میں انسانوں کی زندگی کا گہرا مطالعہ کیا ہے ان کا خیال ہے کہ حقیقی راحت فی الحقیقت تکلیف اٹھانے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ ان کا اس نتیجہ پر پہنچنا وسیع معلومات اور تجربات کی بنا پر ہے۔ انہوں نے عام زندگیوں کا مطالعہ کشادہ دلی سے کیا اور تحقیق کی کہ انسانی زندگی راحت اور تکلیف کے مرحلہ میں کیا کچھ حیثیت رکھتی ہے۔

آپ اگر غور کریں تو خوشی اور آرام حاصل کرنے کے لئے انسان کو کسی نہ کسی تکلیف اور محنت خواہ وہ جسمانی ہو یا دماغی اٹھانے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بھی راحت بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوتی۔ ہر کام شروع کرنے پر محنت اور مشقت اٹھانی پڑتی ہے خواہ وہ کام بالآخر ایک عظیم منصوبہ میں ڈھل جائے یا معمولی نوعیت کا ہی رہے۔ دنیا میں جتنے بھی راحت اور آرام کے سامان پائے جاتے ہیں ان کی ابتداء اور سبب شروع تکلیف اور محنت سے ہی ہوا ہے۔ اچھا مکان۔ اچھا لباس۔ اچھی سواری اور اچھی خوراک انسان کے لئے راحت اور خوشی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ ان تمام آسائشوں کے پیچھے کون کہہ سکتا ہے کہ کتنی مساعی کا سلسلہ لگاتار چلتا چلا گیا ہوگا۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جس قدر آسائشیں ہمیں حاصل ہیں وہ بغیر کسی تکلیف اور محنت کے حاصل ہوئی ہیں اور ان کو انسان نے بغیر تکلیف اٹھائے ہوئے حاصل کرلیا تھا۔ جس راحت کے پیچھے اگر کسی کی اپنی محنت اور تکلیف شامل نہ ہو وہ حقیقی راحت ہی نہیں۔ اولاد کی خواہش کسے نہیں ہوتی اس فطرتی جذبہ کی تسکین کے لئے بھی ماں کتنی تکلیف اور بے آرامی پاتی ہے اور بچہ جنتے ہوئے ایسی حالت سے گذرتی ہے کہ بقول حضرت مریم علیہا السلام عورت ہر بار کہتی ہے کہ کاش میں یہ تکلیف اٹھانے سے پہلے ختم ہو جاتی۔ مگر وہ بار بار اس عمل سے گذرنا پسند کرلیتی ہے۔ کہ اولاد میں راحت پاتی ہے۔ اگر کسی خوش قسمت کو تمام آسائشیں اور آرام بغیر محنت کے بھی مل جائیں تو انہیں قائم رکھنے کے لئے بھی محنت درکار ہوتی ہے ورنہ بڑے بڑے رئیس جن کے کتے تک بسکٹ کھاتے اور ان کے لئے ایسے آرام دہ کمرے ہوتے ہیں جو کسی غریب کے خوابوں کے محل سے کم نہیں ہوتے وہ بھی اگر اپنے آباؤ اجداد کی محنت سے کمائی ہوئی دولت کی نگرانی اور حفاظت محنت اور لگن سے نہیں کرتے تو زمانہ نے ایسے لوگوں کی اولاد کو بھیک مانگتے بھی دیکھا ہے۔

یہ طریق آپ کو قدرت کے کاموں اور قانون میں بھی نظر آتا ہے۔ آپ کو پرسکون نیند بھی اسی وقت آتی ہے جب آپ کا جسم محنت سے تھک کر اس کا روؤاں روؤاں نیند کو آواز دے رہا ہو۔ کھانے کا صحیح لطف بھی اسی وقت آتا ہے جب آپ کو بھوک لگی ہو اور جو مزا شاید ایک محنت کش کو سوکھی روٹی پر پیاز رکھ کر اور لسی کا گلاس پی کر آتا ہے وہ کسی امیر کو بریانی اور روسٹ کئے ہوئے مرغ اور پڈنگ کھا کر بھی نصیب نہ ہوتا ہوگا۔ چلتے چلتے جب انسان تھک کر چور ہو جاتا ہے تو گرد آلود زمین پر لیٹ کر بھی جو آرام محسوس کرتا ہے وہ بیمار کو نرم اور گداز بستر پر بھی نہیں ملتا۔ ایک فلاسفر کا قول ہے کہ میں جب آسائش کے سامان دیکھتا ہوں تو میری نظر میں وہ تمام تکالیف گھوم جاتی ہیں جو ان کو حاصل کرنے کے لئے اٹھائی جاچکی ہیں۔ ہمیں جو لوگ آسودہ حال اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے نظر آتے ہیں ان کی فارغ البالی اور خوش حالی کا مقدمہ تکلیف اور محنت ہی ہیں۔ دولت اور مال تمام آرام اور آسائشوں کی کنجی ہے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ تمام مال و زر محنت اور تکلیف سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ جب تک محنت نہ کی جائے مال و دولت کی شکل دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتی۔

انسان تو انسان نباتات میں بھی یہ اصول کار فرما ہے۔ بیج پہلے خاک میں ملتا ہے۔ زمین میں مخفی رہتا ہے۔ اس کا چھلکا یا خول پھٹتا ہے اور اس میں سے کونپل نکلتی ہے جو ہاتھ سے مسلی جا سکتی ہے۔ جانوروں کی زد میں رہتا ہے۔ دھوپ اور تند ہواؤں کا مقابلہ کرتا ہے۔ آندھی چلے تو اس کے سامنے جھک جاتا ہے کہ ٹوٹ نہ جائے اور پھر وہ ایک تناور درخت بن جاتا ہے جس کے سائے میں ہزاروں آرام پاتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ حضرت بایزید وعظ فرما رہے تھے کہ پانی اور تیل میں بحث ہو رہی تھی اور پانی تیل کو کہہ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ تو میرے مقابل میں کثیف اور گندہ ہے پھر بھی لیمپ میں میرے اوپر آتا ہے اور مشعل کے لئے روشنی کا سامان مہیا کرتا ہے جب کہ میں مصفا ہوں اور طہارت کے لئے استعمال ہوتا ہوں تو تیل نے جواب دیا کہ جتنی صعوبتیں میں نے جھیلی ہیں وہ تو نے کہاں جھیلیں جن کی وجہ سے مجھے یہ فضیلت ملی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ زمین میں بویا گیا۔ خاکسار ہوا۔ بڑھنے نہ پایا تھا کہ کاٹا گیا۔ پھر کوٹ کوٹ کر صفا کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا پھر تیل نکالا گیا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان تکالیف کے بعد بھی

باقی صفحہ ۶ پر

حضرت بھائی محمود احمد صاحب کی وفات پر الفضل نے درج ذیل نوٹ شائع کیا تھا (ادارہ)

حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف وودود میڈیکل ہال سرگودھا ۲۹۔ ماہ احسان ۱۳۴۹ہش مطابق ۲۹۔ جون ۱۹۷۰ء بروز دو شنبہ ایک بجے بعد دوپہر سرگودہا میں بعمر ۸۳ سال وفات پاگئے۔

اسی روز شام کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب اور سرگودھا کے احباب جماعت بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر آپ کی نعش کو قطعہ رفقاء میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر صوبائی امیر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے دعا کرائی۔

حضرت بھائی محمود احمد صاحب ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ ۱۹۰۱ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بچپن میں ہی قادیان آگئے تھے۔ وہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پائی۔ پہلے نور ہسپتال قادیان میں ایک لمبا عرصہ خدمات سرانجام دیں۔ پھر قادیان میں عرصہ دراز تک خود اپنا مطب کیا اور ایک کامیاب معالج کی حیثیت سے بہت نام پیدا کیا اور اس حیثیت میں مخلوق خدا کو بہت فیض پہنچایا۔ قیام پاکستان کے بعد سرگودھا میں رہائش اختیار کی اور یہاں بھی مخلوق خدا کی خدمت سرانجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی اور لوگ علاج کی غرض سے دور دور سے آپ کے پاس کھنچے چلے آتے تھے۔ آپ نہایت مخلص و فدائی احمدی، عبادت گزار اور دعاگو بزرگ تھے۔ ذکر الٰہی آپ کی روح کی غذا تھی۔ زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی۔ مریضوں کے ساتھ نہایت ہمدردی سے پیش آتے اور غریب سے غریب شخص کا بھی بڑی توجہ اور ہمدردی سے علاج کرتے۔

آپ نے آٹھ صاجزادیاں اور دو صاجزادے اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا اور مکرم وودود احمد صاحب حال مقیم انگلستان آپ صاجزادے ہیں۔ آپ کے دامادوں میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مربی انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا حال ناظم دار القضاء و قائم مقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم رحمت علی صاحب مسلم ایم۔ اے لیکچرار اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ بھی شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بھائی صاحب کے جنت میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور دیگر جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(الفضل یکم وفا ۱۳۴۹ہش)

بوسنیا میں جنگ بندی

امریکہ کے صدر جمی کارٹر کی کوششوں سے بوسنیا میں چار ماہ کی خانہ جنگی بند اتفاق سے کر لیا گیا ہے۔ امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر اپنے متنازعہ دورے کے سلسلے میں سراجیوو پہنچے اور صدر علی جاہ عزت بیگووچ سے ملاقات کی۔ وہ سربوں کے علاقے پالے میں بھی گئے اور سربوں کے لیڈر کراڈزک راڈووان سے بھی ملاقات کی۔ دونوں لیڈروں سے بات چیت کے بعد اس جنگ بندی کا اعلان کیا گیا۔

اس سے قبل مسٹر کارٹر جب بوسنیا میں آئے تو ان کے دورے کے بارے میں خاصے شکوک کا اظہار کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مسٹر کارٹر کو بوسنیا آنے کی دعوت سربوں کے لیڈر نے دی تھی۔ اور سربوں نے موجودہ صورت حال کے پیش نظر بعض ایسی تجاویز دی تھیں جو عملاً پانچ رکنی رابطہ ممالک کے امن منصوبہ کو نظرانداز کرنے والی تھیں۔

بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے سربوں سے بات چیت کو خارج ازامکان قرار دیا اور کہا کہ جب تک وہ پانچ رکنی رابطہ گروپ کا پیش کردہ امن منصوبہ تسلیم نہیں کرتے۔ ان سے کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا کہ بہاچ پر فوجی حملہ کے بعد اب ہم پر سیاسی حملہ کیا گیا ہے اور رابطہ گروپ کے ارکان کو بوسنیا کے دورے سے قبل ہمیں بعض شرائط پر مجبور کیا جا رہا ہے انہوں نے برطانیہ اور خاص طور پر روس پر نکتہ چینی کی جو کھلے طور پر جارحیت کا ساتھ دے رہے ہیں۔

چیچنیا میں لڑائی

روسی افواج نے چیچنیا پر جو حملہ کیا ہے اب اس لڑائی میں شدت آگئی ہے۔ روسی افواج نے دارالحکومت گروزنی کا محاصرہ کر لیا ہے اور شہر پر گولہ باری کی جا رہی ہے۔ اب روسی افواج دارالحکومت گروزنی کے بالکل قریب پہنچ گئی ہیں۔

چیچنیا کے صدر مسٹر دوداؤ الف نے ایک تقریب میں وہ دستاویز دکھائی جس کے تحت روس نے چیچنیا کی آبادی کو نکال دینے اور وہاں پر روسی آباد کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی تھی ان کا کہنا ہے کہ روس کے انہی ارادوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم روس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ چیچنیا پر حملے میں انگوشتیا کے مسلمان بھی برابر جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ انگوشتیا کا علاقہ بھی نسلی ثقافتی اور مذہبی لحاظ سے چیچنیا کے بہت قریب ہے اور شاید انگوشتیا کے مسلمانوں کو یہ بھی خطرہ ہے کہ جس مشکل کا آج چیچنیا کو سامنا ہے کل یہی صورت حال ان کو بھی پیش آسکتی ہے۔

صدر کلنٹن کی کوششیں

امریکہ کے صدر کلنٹن اب زیادہ سرگرمی سے اندرون ملک کے معاملات پر توجہ دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس وقت امریکہ میں انکی مقبولیت بہت گر چکی ہے۔ اور وہ بھرپور کوشش کر کے اپنی مقبولیت کو بحال کی کوشش میں ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اپنی قوم کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اب میرے اقتدار کے باقی دو سال اس طرح ہوں گے کہ ملک پہلے اور سیاست بعد میں۔

ان کے پیش رو مسٹر جارج بش عالمی سطح پر خلیج کی جنگ جیسی کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد جب ملکی الیکشن ہار گئے تو اس کا سبب یہی قرار دیا گیا کہ ان کی توجہ اندرون ملک بہت کم تھی۔ اب یوں لگتا ہے کہ جیسے صدر کلنٹن کو بھی یہی مسئلہ درپیش ہے۔ عالمی سطح پر ان کی کامیابیوں میں شمالی کوریا کے بحران سے نبٹنے میں کامیابی، ہیٹی میں خون خرابے کے بغیر حکومت کی تبدیلی، فلسطین اور اردن کا اسرائیل کے ساتھ امن سمجھوتہ وغیرہ اہم ہیں۔ لیکن اندرون ملک جب تک عام امریکی کو اقتصادی میدان میں سکون نہ ہو وہ کسی صدر کی عالمی کامیابیوں کو وقعت نہیں دیتے۔

چنانچہ حال ہی میں امریکی ایوان نمائندگان کے انتخاب میں صدر کلنٹن کی پارٹی کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا اب عرصہ چالیس سال کے بعد ایسی صورت حال پیدا ہوئی ہے کہ مرکز میں حکومت ڈیموکریٹک پارٹی کی ہے یعنی صدر کلنٹن کا تعلق ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے جبکہ ایوان نمائندگان میں اکثریت ان کی مخالف ری پبلیکن پارٹی کی ہے۔ ایسے میں حکومت کرنا کتنا مشکل ہوگا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

عرصہ دو سال کے بعد دوبارہ صدارتی انتخاب ہوں گے اور اگر کلنٹن نہ سنبھلے تو دوبارہ صدارت ان کے اور ان کی پارٹی کے ہاتھ سے نکل بھی سکتی ہے۔ تاہم عمومی طور پر آج کے دور کو صدر کلنٹن کے انحطاط کا دور کہا جا رہا ہے۔

مصر۔ مشرق وسطی کا امن

مشرق وسطی کے مستقل امن کے لئے ۱۹۶۷ء کی جنگ سے پہلے کی سرحدیں بنیاد بن سکتی ہیں۔ یہ بات مصر کے وزیر خارجہ مسٹر امر موسیٰ نے کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۵ جون ۱۹۶۷ء کو عرب اسرائیل سرحدوں جو پوزیشن تھی وہی بحال کر دینی چاہئے۔ انہوں نے یہ بات اسرائیلی وزیر اعظم اضحاک رابن کے جواب میں کہی جنہوں نے حال ہی میں کہا تھا کہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان سرحدوں کا نئے سرے سے تعین کیا جانا چاہئے۔ مصری وزیر خارجہ نے کہا کہ مشرق وسطی کے "امن کے بدلے میں زمین" کا جو اصول اختیار کیا جا رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ۱۹۶۷ء کی سرحدوں پر دوبارہ غور کیا جائے۔

یاسر عرفات کی طرف سے

معذرت

فلسطینی پولیس نے پی ایل او کے چیف یاسر عرفات کی طرف سے اس واقعے پر معذرت کی ہے جس میں فلسطینی پولیس نے ایک اسرائیلی پر فائرنگ کی تھی۔ اس واقعے کی ابھی تحقیقات ہو رہی ہے کہ اس واقعے کی وجہ کیا تھی۔

فوج نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فلسطینی پولیس نے مسٹر یاسر عرفات کی طرف سے اس واقعے پر شدید معذرت کی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ فلسطینی پولیس کا ایک جوان ایک اسرائیلی پوزیشن کے قریب گیا اور ان سے تلخ کلامی اور گالی گلوچ کے بعد فائرنگ کر دی۔ اس کے نتیجے میں اسرائیلی شدید زخمی ہو گیا۔ اسرائیلی فوجیوں نے جوابی فائرنگ کر کے اس فلسطینی پولیس مین کو زخمی کر دیا اور پھر اسے گرفتار کر لیا۔ دونوں زخمی افراد کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں دونوں کی حالت تسلی بخش ہے۔

فلسطینی پولیس نے کہا ہے کہ یہ ایک انفرادی واقعہ ہے اور اس کا ذمہ دار پولیس مین اکیلا ہے۔ جس کو سخت سزا دی جائے۔ انہوں نے اسرائیلی فوجی کی جلد صحتیابی کی تمنا ظاہر کی۔

پلوٹونیم۔ ۹ ممالک کا عزم

ایک جاپانی اخبار نے خبر دی ہے کہ دنیا کے ۹ ممالک نے ، جن میں پانچ ایٹمی طاقتیں بھی شامل ہیں، یہ عزم ظاہر کیا ہے کہ وہ ہر سال باقاعدگی سے یہ بتایا کریں گے کہ ان کے پاس سویلین استعمال کے لئے کس قدر پلوٹونیم موجود ہے۔

یہ سمجھوتہ برطانیہ ، چین ، فرانس ، روس اور امریکہ جو تمام ایٹمی طاقتیں ہیں اور بلجیئم ، جرمنی ، جاپان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان طے پایا ہے۔

ان ۹ ممالک کے نمائندگان آئندہ مارچ میں اکٹھے ہو کر ان اقدامات پر غور کریں گے جس سے پلوٹونیم کی حفاظت کی جا سکے۔ اور اس مقصد کے لئے کوئی نظام وضع کیا جا سکے۔ ہر ملک علیحدہ طور پر یہ فیصلہ کرے گا کہ وہ اس نظام سے منسلک ہونا پسند کرے گا یا نہیں۔ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی جو اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے اس سمجھوتے میں مبصر کے طور پر شریک ہوگا۔

خیال ہے کہ یہ نظام طے ہونے کے بعد بہت سے دیگر ممالک کو بھی اس میں شمولیت کی پیشکش کی جائے گی۔

بقیہ صفحہ ۴

ہو کر واپس جانا حقیقی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا حقیقی خوشی تو جب ہو کہ اللہ تعالیٰ ...... مکمل فتح نصیب فرمائے یا پھر اسی جنگ میں زندگی ختم ہو جائے......"۔

حضرت مولوی صاحب نے قادیان سے روانگی کے موقع پر ایک خطاب میں فرمایا "ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہو گا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہو گا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے پورا کریں"۔

بقیہ صفحہ ۵

بلندی حاصل نہ کرتا۔ مجاہدہ انسان کو اس کی خرابیوں اور سختیوں سے صاف کر کے اس قابل بنا دیتا ہے کہ اس میں ایمان صحیح کی تخم ریزی کی جائے پھر وہ شجر ایمان بار آور ہونے کے لائق بن جاتا ہے۔ اسی لئے ابتدائی مراحل کی منزلیں بڑی کٹھن ہوتی ہیں۔ انسان کی طرف سے تساہل ہوگا تو ادھر سے بھی حرکت نہ ہوگی۔ ادھر سے مجاہدہ ہوگا تو ادھر سے حرکت ہوگی۔ مجاہدہ ہی ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے بدوں انسان ترقی اور راحت اور اطمینان کے بلند مقام کو نہیں پاسکتا۔

آرام اور اطمینان والی زندگی کا حصول انسان کا بنیادی حق ہے۔ یہ اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کے لئے کتنی محنت کرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح ورخصتانہ

○ محترمہ عزیزہ شہزادی لالہ رخ صاحبہ بنت مکرم عبدالمومن خان صاحب گلگشت کالونی عقب عادل ہسپتال لاہور کینٹ کا نکاح ہمراہ مکرم صداقت احمد پرویز ابن فقیر محمد پرویز صاحب حال اڈنبرا سکاٹ لینڈ یو کے مورخہ ۸- نومبر ۱۹۹۴ء کو مکرم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ حلقہ لاہور کینٹ نے لاہور چھاؤنی میں بعوض ۳۰۰۰ ہزار اسٹرلنگ پونڈ حق مہر پر پڑھا- اور اگلے روز رخصتانہ عمل میں لایا گیا- ۱۰- نومبر ۱۹۹۴ء کو ایک مختصر دعوت ولیمہ کا بھی انعقاد کیا گیا- عزیزہ شہزادی لالہ رخ محترم شیخ عبداللطیف خان صاحب بٹالوی مردان صوبہ سرحد کی پوتی ہیں-

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم عبدالرب صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ کی شادی ۲۰- نومبر ۹۴ء بہمراہ محترمہ روبینہ صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد یاسین صاحب نواز مارکیٹ شاہدرہ سے سرانجام پائی- ۲۱- نومبر کو دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا- تقریب کے اختتام پر دعا مکرم مربی صاحب ضلع سیالکوٹ نے کروائی-

عبدالرب صاحب و روبینہ صاحبہ حضرت میاں اللہ دتا صاحب عہدی پور (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتا و پوتی ہیں- نکاح ۱۱- فروری ۱۹۹۴ء کو مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپیہ پڑھا تھا-

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

نکاح

○ مکرم ودود احمد نفیس صاحب معلم وقف جدید ابن مکرم شیخ حفیظ احمد صاحب کریم نگر فیصل آباد کا نکاح محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم واحد بخش بلوچ صاحب یار ووالی (علی پور) ضلع مظفر گڑھ سے مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے ۹- نومبر ۹۴ء کو پڑھا اور اسی روز رخصتی ہوئی-

اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت ورحمت بنائے-

ولادت

○ محترمہ جمیلہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد ظفر صاحب مغل پورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۶-۱۷ کو بیٹا عطا فرمایا ہے- نومولود کا نام عدیل بلال احمد تجویز ہوا ہے-

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے-

○ محترمہ فوزیہ صدیق صاحبہ (حال جرمنی) بنت مکرم چوہدری فضل احمد وقف (حال جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۱۱-۹ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے نومولودہ کا نام فرح عندلیب عطا فرمایا ہے- نومولودہ فضل دین بٹ صاحب (فیصل آباد) کی پوتی ہے اور وقف نو میں شامل ہے- اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمۂ دین بنائے-

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم مسعود احمد صاحب بٹ جرمنی ابن مکرم منظور احمد بٹ صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ کو ۹۴-۱۱-۱۹ کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت شازیہ مسعود نام عطا فرمایا ہے- اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے-

سانحہ ارتحال

○ محترم صوبیدار محمد اسحق صاحب جو کہ چک نمبر ML/16 ضلع میانوالی کے صدر بھی تھے دوماہ کا قلیل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۰- دسمبر ۱۹۹۴ء کو شام سات بجے اپنے خالق حقیقی کو جا ملے-

۱۱- دسمبر کو میت ربوہ لیجائی گئی- جہاں مکرم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی- اللہ ان کے درجات بلند فرمائے-

قرارداد تعزیت

○ ہم پرنسپل- سٹاف اور طالبات گورنمنٹ جامعہ نصرت اپنے کالج کی ہونہار اور ذہین طالبہ عزیزہ صادقہ بشریٰ سیکنڈ ائیر کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں آپ چند گھنٹے علیل رہ کر ۱۰- دسمبر ۱۹۹۴ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں-

اپنی مختصر زندگی کے دوران دینی علوم سے نمایاں طور پر حصہ پانے کے ساتھ ساتھ آپ نے میٹرک کے امتحان میں قائد اعظم سکالر شپ حاصل کیا- آپ کالج میں سائنس سوسائٹی کی سیکرٹری کے عہدے پر فائز تھیں- وفات سے ایک ماہ قبل لاہور میں نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام منعقدہ "سائنس ڈے" کے موقعہ پر مقابلہ مضمون نویسی میں حصہ لیا اور دوم پوزیشن حاصل کر کے -/۲۰۰ روپے انعام اور سرٹیفکیٹ حاصل کیا- آپ نے بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے تحت منعقدہ سائنس باڈیز کے مقابلہ میں شرکت کی اور اول انعام نقد -/۵۰۰ روپے اور سرٹیفکیٹ حاصل کیا-

ان امتیازی خصوصیات کے ساتھ ساتھ انکساری خوش اخلاقی اور زندہ دلی طبیعت کا خاص وصف تھا- اپنی خوبیوں کے باعث آپ اساتذہ اور طالبات میں نہایت ہردلعزیز تھیں-

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بڑھاتا چلا جائے- اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

پرنسپل- سٹاف- طالبات
گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ-

ضرورت خادم بیت الذکر

○ بیت الحمد کوئٹہ کے لئے ایک نوجوان خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے- جس کو معقول تنخواہ دی جائے گی- خواہشمند دوست اپنے امیر صاحب یا صدر جماعت کی وساطت سے درخواست دیں-

(امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

بقیہ صفحہ ۱

سے پکڑتے ہوئے دینی احکام کی پابندی کریں گے-

دوسری جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا (-) وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھانے والے ہوں جو اتقاء کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے جن کا تقویٰ بڑی مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہو گا ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا- تقویٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ سورۂ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ کے طریق پر ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے- انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدوجہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے تقویٰ کے یہ معنی کئے ہیں- آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱- ۵۲- میں فرماتے ہیں:-

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی انکے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے-"

(از خطبہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مفید اور مؤثر دوائیں

• اکسیر معدہ: ہاضمے کا بہترین چورن بڑا پیکٹ 25/- چھوٹا پیکٹ 15/- منی پیک 1/-
• قندِ شفاء: جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر بڑا پیک 15/- منی پیک 2/-
• حب سعال: کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے- فی ڈبی 15/-
• امرت دھارا: دردوں اور کیڑے کے کاٹے کا روایتی علاج- فی شیشی 6/-

دوکاندار و طبی سٹاکسٹ رابطہ کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211538

کوشش فرماویں کہ آپ وعدہ وقف جدید سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرماویں

ناظم مال وقف جدید

خبریں

ربوہ: 24 دسمبر 1994ء
صبح سے آسمان ابر آلود ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ مستعفی ہونے کے لئے مجھ پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔

○ فیصل آباد میں چھت گرنے سے میاں بیوی سات بچوں سمیت جاں بحق ہو گئے ہیں۔ تمام افراد پہلی منزل پر سوئے ہوئے تھے کہ دوسری منزل کی چھت گر گئی۔

○ واپڈا کے اعلان کے مطابق ملک میں روزانہ ۷ گھنٹے بجلی بند رہے گی۔
صبح ٦ بجے سے ۹ بجے کے دوران ڈیڑھ گھنٹہ اور ۹ سے شام ۵ بجے کے دوران دو گھنٹے بجلی بند رہے گی۔ اسی طرح رات ۵ سے ۸ بجے کے درمیان ایک گھنٹہ اور ۸ سے گیارہ بجے کے دوران ایک گھنٹہ اور رات ۱۱ بجے سے صبح ٦ بجے تک ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے، برقی رو معطل رہے گی۔

○ ورلڈ بینک کے اندازے کے مطابق لوڈشیڈنگ سے ۵۰ ارب روپے کا ملک کو نقصان ہو گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر بیروزگاروں کو میرٹ پر ملازمتیں دی جائیں گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صوبائی حکومتیں قیمتوں پر کنٹرول کریں، اور ذخیرہ اندوزوں کی سازش ناکام بنا دی جائے۔

○ ضلع شیخوپورہ کے قصبہ فاروق آباد میں دہشت گردوں نے ایک مؤذن کو قتل کر دیا جس پر لوگوں نے احتجاجی مظاہرے شروع کر دیئے ہیں۔ مقتول صبح کی اذان دینے جا رہا تھا کہ بعض افراد نے فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران ٹولہ ایسے حالات پیدا کر رہا ہے جنہیں آنے والی حکومت بھی سنبھال نہیں سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ تنخواہ سات دن میں ختم ہو جاتی ہے۔ لوگ لائنوں میں کھڑے ہو کر آٹا اور گھی لے رہے ہیں۔

○ کراچی میں جمعہ کو فائرنگ اور پر تشدد واقعات میں ایک باراتی سمیت ۲۔ افراد ہلاک اور دلہا سمیت ۸ زخمی ہو گئے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات جاری ہیں حالات جلد معمول پر آجائیں گے۔

○ لودھراں کے ایک نواحی قصبہ میں مہندی کی رسم کے دوران آگ بھڑک اٹھی ۲ بچے اور ۲ عورتیں ہلاک ہو گئیں اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ فلور ملز کی طرف سے ملک گیر ہڑتال کی دھمکی دی گئی ہے۔ چکی مالکان نے سرکاری نرخ مسترد کر دیتے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ کراچی میں گزشتہ سال نومبر سے اب تک ۴۰۸ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

○ حکومت نے اشیاء خوردنی کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ دال چنا ۲۵ روپے اور چینی ۱۳ روپے فروخت کی جائے گی۔

○ کینسر ہسپتال کے لئے لاہور میں عمران خان پر نوٹوں اور پھولوں کی بارش کی گئی۔ ۵۲ لاکھ روپے جمع ہو گئے۔

○ لاہور میں ایک سکول وین پر اندھا دھند فائرنگ سے تیسری جماعت کا ایک طالب علم جاں بحق ہو گیا۔ اور دوسرا شدید زخمی دیگر بچوں کو خراشیں آئیں۔

○ قومی اسمبلی نے ۲۷ نومبر کو اپوزیشن کی منظور کردہ تحریک کثرت رائے سے منسوخ کر دی۔ صدر کے خطاب پر ہنگامہ آرائی کی مذمت کی قرارداد منظور کر لی ہے۔

○ صدر نے کہا ہے کہ حکومت کراچی کے حالات معمول پر لانے کے لئے خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن اپنے ہی طلب کردہ اجلاس سے غائب ہو گئی۔ اور اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

○ روسی فوجوں نے چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کی طرف مزید پیش قدمی کی ہے جبکہ چیچن فوج نے گوریلا جنگ شروع کر دی ہے۔ روسی طیارے ایک گھنٹہ تک شہر پر پرواز کرتے رہے اور اس دوران دارالحکومت گروزنی پر ۳۰ حملے کئے ان حملوں میں دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ فضائی حملوں میں آئل ریفائنری بھی تباہ ہو گئی۔ شمالی محاذ پر برف باری اور دھند کی وجہ سے روسی فوجوں کو پیش قدمی میں مشکلات کا سامنا ہے۔

○ برونڈی کے دارالحکومت میں تشدد کے واقعات کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے گزشتہ چند دنوں میں ہوتو اور تتسی قبائل کے حملوں سے ۱۳۰ افراد مارے جا چکے ہیں۔

○ واپڈا کے جنرل مینجر (آپریشن) غلام فرید نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت کے بعد مالاکنڈ میں صارفین نے بجلی کے بل دینے سے انکار کر دیا ہے۔ فاٹا میں بھی لوگ کروڑوں کے واجبات ادا کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ توانائی میں اضافہ کیسے ہو گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت کو ڈیڈ لائن دے رکھی تھی اپوزیشن نے اپنی غلطی سے پانسہ پلٹا دیا ہے۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں ایک مسجد پر حملہ کر کے ۹ نمازی شہید کر دیئے۔

○ ۲۵ دسمبر کو بینک بند رہیں گے۔

○ بوسنیا میں سابق امریکی صدر کارٹر کا مشن کامیاب رہا ہے اور ان کی کامیابیوں کو اب اقوام متحدہ آگے بڑھائے گی۔ یہ بات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے بتائی ہے۔

○ بھارت اور روس میں بڑے پیمانے پر فوجی تعاون کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتے کے مطابق مگ ۲۹ اور ٹی ۷۲ ٹینک بھارت میں تیار کئے جائیں گے روس کی طرف سے جدید ترین ایس۔ یو۔ کی ٹیکنالوجی بھی بھارت کو فراہم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ بھارتی اور روسی وزراء اعظم نے ۷ دیگر سمجھوتوں پر بھی دستخط کئے۔

○ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے شام اور اسرائیل واشنگٹن میں مذاکرات کریں گے ان مذاکرات میں براہ راست امن بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے امکانات پر بھی غور کیا جائے گا۔

○ بھارتی اپوزیشن کے شدید دباؤ کے باعث تین بھارتی وزراء مستعفی ہو گئے ہیں۔ بھارتی صدر نے ان کے استعفے منظور کر لئے ہیں۔ اس سلسلے میں پارلیمنٹ میں شدید ہنگامہ ہو گیا۔ ہنگامہ کے باعث دونوں ایوانوں میں کارروائی مفلوج رہی۔

آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212382

ٹائم ٹیبل لوڈشیڈنگ

ربوہ

○ مورخہ ۹۴-۱۲-۲٦ تا ۹۵-۱-۱۰
رات ۱۱ تا ۱۲
صبح ٦ تا ۳۰-٦
صبح ۹ تا ۱۱
شام ۵ تا ۳۰-۵
شام ۸ تا ۳۰-۸

(واپڈا)

۲۳ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۹۴ء
ہفتہ صفائی کا اہتمام کر کے
ربوہ کو خوبصورت بنائیں

(تزئین کمیٹی ربوہ)

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمئ بھوک
رجسٹرڈ
ہاضمون
خط لکھکر
بذریعہ ڈاک
طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ کی

نصرت جہاں اکیڈمی
کی جملہ کتب و کاپیاں
مجلد دستیاب ہیں
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون
212297

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ــــ بیس روپے ۲۰/
٦۰ گرام ــــ ساٹھ روپے ٦۰/
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212434